

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال
مُحَمَّدُ الْيَاسِينُ عَقَّار تھادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

(تخریج شدہ)

سال نمبر 19

قیامت کا امتحان

اس پر سنا ہے میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ایک لاکھ روپیہ انعام

قیامت کے 5 سوالات

T.V. کب ایجاد ہوا؟

بد نصیب سُروہ

مالدار یا بلاں اور بیماریاں

چال چل پر و فہم

نوید عطار کی پرکرم

پیشکش: شیخ الاسلامیہ دارالعلوم اسلامیہ

پیشکش: شیخ الاسلامیہ دارالعلوم اسلامیہ

4921389-90-91 فون: لندن، فون: 2201479

2314045-2203311 فون: 2201479

email:maktaba@dwateislami.net/www.dwateislami.net/www.dwateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

قیامت کا امتحان

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل آپ اپنے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہونا محسوس فرمائیں گے۔
﴿ یہ بیان جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ بمطابق 26/0/2001ء پر کالونی باب المدینہ کراچی میں ہوا۔ ضرورتاً ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر کیا ہے۔ عبیدالرضا ابن عطار ﴾

درد شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شَفِيعُ الْمُذْنِبِيْنَ ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِيْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، 'جس نے صبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا بروز قیامت اُس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔' (مجمع الزوائد حدیث ۱۷۰۲۲ ج ۱۰ ص ۱۶۳ دار الفکر بیروت)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدًا!

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب!

مَدَنی مُتے کا خوف

آدھی رات کو ایک چھوٹا بچہ اچانک اُٹھ بیٹھا اور چیخ چیخ کر رونے لگا۔ والد صاحب گھبرا کر بیدار ہو گئے اور بولے، اے میرے لال! کیوں روتا ہے؟ بچے نے روتے ہوئے جواب دیا، ابا جان! کل جمعرات ہے لہذا استاد صاحب پورے ہفتے کے اسباق کا امتحان لیں گے میں نے پڑھائی پر توجہ نہیں دی، کل استاد صاحب مجھے ماریں گے۔ یہ کہتے ہوئے بچہ 'ہائے ہوں، ہائے ہوں' کرنے لگا۔ اس پر والد صاحب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ اس بچے کو تو صرف ایک ہفتے کا حساب دینا ہے حالانکہ استاد کو تو چھکے بھی دیا جاسکتا ہے اس کے باوجود وہ رُورہا ہے اور مارے خوف کے اسے نیند نہیں آرہی ہے اور آہ! آہ! آہ! مجھے تو پوری زندگی کا حساب اُس واحد قہار جلّ جلالہ کو دینا ہے جسے کوئی چھکے نہیں دے سکتا مجھے قیامت کا امتحان درپیش ہے مگر میں غافل ہو کر سو رہا ہوں۔ مجھے کوئی خوف کیوں نہیں آرہا! (بشیرِ قلیل ذرۃ الناصحین ص ۲۹۵ مکتبہ حقانیہ پشاور)

میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے عبرت کے حُجّہ مَدَنی پھول ہیں۔ آپ بھی غور فرمائیے میں بھی سوچتا ہوں۔ ایک بچہ، اس کی سوچ اور اس کے والد کی مَدَنی سوچ دیکھئے۔ بچہ مدرّسے کے 'حساب' کے خوف سے رورہا ہے اور والد قیامت کے حساب کی سختی کو یاد کر کے آبدیدہ ہے۔

کریم عزوجل! اپنے گرم کا صدقہ لقمہ بے قَدّر کو نہ شرما
تُو اور گدا سے حساب لینا گدا بھی کوئی حساب میں ہے

حضرت سیدنا حاتم اَحم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کو ایک امیر شخص نے دعوتِ طعام دی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انکار فرمادیا لیکن وہ شخص نہ مانا، جب اُس کا اصرار بڑھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، 'اگر تو میری یہ تین شرطیں مانے تو ان شاء اللہ عزوجل آؤں گا۔' ۱) میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا ۲) جو چاہوں گا کھاؤں گا ۳) جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔ اُس مالدار نے وہ تینوں شرطیں منظور کر لیں۔ ولئی اللہ کی زیارت کیلئے بہت سارے لوگ جمع ہو گئے۔ پُر تکلف طعام کا اہتمام تھا۔ وقت مقررہ پر حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) بھی تشریف لے آئے اور آتے ہی جہاں بٹھتے پڑے تھے وہیں تشریف فرما ہو گئے۔ چونکہ شُرط تھی، 'جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا' لہذا میزبان نے کچھ نہ کہا۔ کچھ دیر کے بعد کھانا شروع ہوا، لوگوں نے مرغِ مُسلم پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیئے لیکن ولئی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے جھولی میں ہاتھ ڈال کر سوکھی روٹی کا ٹکڑا نکالا اور تناول فرمانے لگے۔ جب طعام کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میزبان سے فرمایا، انگلیٹھی (یعنی چولچھا) لاؤ اور اس پر تُو ا رکھو۔ حکم کی تعمیل ہوئی۔ جب آگ کی تپش سے تُو ا سرخ انگارہ بن گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ننگے پاؤں اُس پر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا، 'میں نے آج کے کھانے میں سوکھی روٹی کھائی ہے' یہ فرما کر تُوے سے نیچے اتر آئے اور حاضرین سے فرمایا، اب آپ حضرات اس تُوے پر کھڑے ہو کر جو کچھ کھایا ہے اس کا باری باری حساب دیجئے۔ یکبارگی لوگوں کی چیخیں نکل گئیں بیکِ زبان بول اٹھے، 'یا سَیدی! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو ولی اللہ ہیں اور یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت ہے، کہاں یہ گرم گرم تُو اور کہاں ہمارے ناؤک قَدم! ہم تو گنہگار دُنیا دار لوگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، 'اے لوگو! اُس وقت کو یاد کرو جب سورج صرف سوا میل دُور ہوگا، آج سورج ہم سے کروڑوں میل دُور ہے، اس وقت سورج کا پچھلا رُخ ہماری طرف ہے اُس وقت سورج کا اگلا رُخ ہماری جانب ہوگا زمین تانبے کی ہوگی اُس تانبے کی دہکتی ہوئی زمین پر غور کرو اور اس گرم تُوے کے بارے میں سوچو! یہ تُو ا جو دُنیا آگ میں گرم ہوا ہے اس کی تپش خداعِ جبل کی قسم! اُس تانبے کی انگارہ بنی ہوئی زمین کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں، اس تانبے کی تپتی ہوئی زمین پر تمہیں کھڑا ہونا پڑے گا: **ثُمَّ لَتَسْلُنَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ** (الکاف ۳۰ آیت ۸) 'تو رجعت کنز الایمان: پھر بے شک خُرو اُس دِن تم سے نعمتوں کی پُرسش ہوگی۔' جب تم آج اس دنیاوی تُوے پر کھڑے ہو کر صرف ایک وقت کے کھانے کا حساب نہیں دے سکتے تو کل بروز قیامت تم میں کون سی کرامت پیدا ہو جائے گی کہ تانبے کی دہکتی ہوئی زمین پر کھڑے ہو کر زندگی بھر کی نعمتوں کا حساب چکاؤ گے! یہ رِقت انگیز بیان سن کر لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے اور گناہوں سے توبہ کرنے لگے۔ (مُلخصاً تذکرة الاولیاء ج ۱ ص ۲۲۲ اشارات: گنجینہ تہران)

صَدقہ پیارے کی حیاء کا کہ نہ لے مجھ سے حساب بخش بے پوچھے لُجائے کو لُجانا کیسا ہے

میٹھ میٹھ! اسلامی بھائیو! ہم خواہ روکیں یا نہیں، تڑپیں یا غفلت کی نیند سوتے رہیں قیامت کا امتحان برحق ہے، ترمذی شریف میں اس امتحان کے بارے میں فرمایا جا رہا ہے، 'انسان اُس وقت تک قیامت کے روز قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک کہ اُن پانچ سوالات کے جوابات نہ دے لے۔ ۱) تم نے زندگی کیسے بسر کی؟ ۲) جوانی کیسے گزاری؟ ۳) مال کہاں سے کمایا اور ۴) کہاں کہاں خرچ کیا؟ ۵) اپنے علم کے مطابق کہاں تک عمل کیا۔' (جامع ترمذی حدیث ۲۴۲۴ ج ۲ ص ۱۸۸ دار الفکر بیروت)

امتحان سر پر ہے

آج دُنیا میں جس طالب علم کا امتحان قریب آجائے وہ کئی روز پہلے ہی سے پریشان ہو جاتا ہے، اُس پر ہر وقت بس ایک ہی دُھن سوار ہوتی ہے، 'امتحان سر پر ہے' وہ راتوں کو جاگ کر اس کی تیاری اور اہم سوالات پر خوب کوشش کرتا ہے کہ شاید یہ سوال آجائے شاید وہ سوال آجائے، ہر امکانی سوال کو حل کرتا ہے حالانکہ دُنیا کا امتحان بہت آسان ہے، اس میں دھاندلی ہو سکتی ہے، رشوت چل سکتی ہے اور اس کا فائدہ فقط اتنا کہ پاس ہونے والے کو ایک سال کی ترقی مل جاتی ہے جبکہ فیل ہونے والے کو جیل میں نہیں ڈالا جاتا، صرف اتنا نقصان ہوتا ہے کہ ایک سال کی ملنے والی ترقی سے اس کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ دیکھو تو سہی! اس دُنوی امتحان کی تیاری کیلئے انسان کتنی بھاگ دوڑ کرتا ہے، حتیٰ کہ نیند گٹھا گولیاں کھا کھا کر ساری رات جاگ کر اس امتحان کی تیاری کرتا ہے آہ! قیامت کے امتحان کیلئے آج مسلمان کی کوشش نہ ہونے کے برابر ہے، جس کا نتیجہ کامیاب ہونے کی صورت میں جنت کی نہ ختم ہونے والی ابدی راہیں اور فیل ہونے کی صورت میں عذابِ جہنم کا استحقاق ہے۔

مُسلمانوں کے ساتھ سازشیں

آہ! آج مسلمانوں کے ساتھ زبردست سازشیں ہو رہی ہیں، آہستہ آہستہ اسلام کی محبت دلوں سے دُور کی جا رہی ہے، عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینوں سے نکالا جا رہا ہے، سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹایا جا رہا ہے جو کچھ ہمارے معاشرے میں ہو رہا ہے اس پر غور تو فرمائیے! افسوس! شادیوں اور خوشی کے مواقع پر مسلمان سڑکوں پر ناچتے نظر آ رہے ہیں، شرم و حیا کا پردہ چاک کر دیا گیا ہے۔

آہ! فیشن پہ مسلمان مَر ا جاتا ہے

دلولہ سنتِ محبوب کا دیدے مالک (ﷺ)

بہر حال اسلام دشمن طاقتوں کی یہ سازشیں ابھی سے نہیں عرصے سے چل رہی ہیں کہ پہلے مسلمانوں کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے دُور کر دو، ان کو عیش و عشرت کا عادی بنا ڈالو پھر جتنا چاہو ان کو بیوقوف بناؤ اور ان پر راج کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل بمشکل چار یا پانچ فیصد مسلمان نماز پڑھتے ہوں گے ورنہ 95% فیصد مسلمان شاید نماز ہی نہیں پڑھتے اور جتنے نماز پڑھتے ہیں ان میں بھی شاید ہزاروں میں اکاؤنٹ کا مسلمان ایسا ہوگا جس کو ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ نماز پڑھنا آتی ہوگی! اس وقت کثیر اجتماع ہے، ان میں ایک سے ایک تعلیم یافتہ ہوگا کوئی ماسٹر ہوگا تو کوئی ڈاکٹر، کوئی انجینئر ہوگا تو کوئی افسر۔ علمائے کرام کے علاوہ لاکھوں مسلمانوں کے اجتماع میں اگر ایک لاکھ روپے دکھا کر یہ سوال کیا جائے تو کہ بتائیے نماز کے کتنے ارکان ہیں؟ دُرست جواب دینے والے کو ایک لاکھ روپے انعام دیا جائے گا! شاید آپ کے لاکھ روپے محفوظ ہی رہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ دُنیا کا ایک سے ایک فن سیکھا مگر نماز کے ارکان سیکھنے کی طرف توجہ ہی نہ رہی! آج کل نماز پڑھنے والے کو بھی شاید ہی یہ معلوم ہو کہ نماز کے کتنے ارکان ہیں، سجدہ کتنی ہڈیوں پر کیا جاتا ہے، وضو میں کتنے فرض ہیں۔

باپ کا جنازہ

باپ کا جنازہ رکھا ہوا کہ مگر ماڈرن بیٹا منہ لٹکائے دُور کھڑا ہے، بے چارہ نماز جنازہ پڑھنا نہیں جانتا! کیوں؟ اس لئے کہ بد نصیب باپ نے بیٹے کو صرف دُنوی تعلیم دلوائی تھی، دولت کمانے کے گُر ہی سکھائے تھے، صد کروڑ افسوس! نماز جنازہ کا طریقہ نہیں بتایا تھا۔ اگر باپ نے نماز جنازہ سکھائی ہوتی، قرآن پاک کی تعلیم دلوائی ہوتی، سنتوں پر عمل کرنے کی عادت ڈلوائی ہوتی تو مرنے کے بعد بیٹا دُور کیوں کھڑا ہوتا آگے بڑھ کر خود نماز جنازہ پڑھاتا اور خوب خوب ایصالِ ثواب کرتا۔ آہ! اسے تو ایصالِ ثواب کرنا بھی نہیں آتا۔ ہائے ہائے! مرنے والے باپ کی بد نصیبی!

بد نصیب مُردہ

ایک اسلامی بھائی نے مجھے مرکزُ الاولیاء لاہور کا یہ واقعہ سنایا کہ ہمارا ایک رشتے دار مال کمانے پاکستان سے باہر گیا اور کما کما کر اُس نے رنگین T.V اور V.C.R گھر بھیجا، پھر خود جب وطن آیا، تو اس کا انتقال ہو گیا۔ اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میرا بڑا بھائی رشتے داری کے لحاظ سے مرحوم کے دسویں میں مرکزُ الاولیاء لاہور گیا۔ جب گھر کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ باہر قرآن خوانی ہو رہی ہے اور فاتحہ کیلئے دِگیں پک رہی ہیں۔ جب گھر کے اندر گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مرحوم کے بیوی اور بچے V.C.R پر فلم دیکھنے میں مشغول ہیں گھر کے باہر ایصالِ ثواب اور بد نصیب مُردے کے گھر کے اندر معاذ اللہ عزوجل ارتکابِ گناہ ہو رہا تھا۔

دین سے دور کیا جا رہا ہے

اپنی اولاد سے محبت کرنے والو! اگر بچوں کو T.V اور V.C.R لیکر دو گے تو شاید وہ تمہاری نماز جنازہ اور ایصال ثواب بلکہ قبر پر صحیح معنوں میں فاتحہ بھی نہیں پڑھ پائیں گے۔ جن کے پیش نظر قیامت کا امتحان ہوتا ہے ان کا دل جلتا ہے کہ ہمارے دلوں سے اسلام کی جو تھوڑی بہت محبت ہے وہ بھی نکالی جا رہی ہے۔ دیکھئے! ہسپانیہ (اسپین) جو کبھی اسلام کا مرکز تھا وہاں مسجدوں پر تالے ڈال دیئے گئے! بعض ایسے مُمالک بھی ہیں جہاں قرآن شریف پڑھنا تو دُور کی بات رکھنے ہی پر پابندی ہے۔ دشمنان اسلام کی طرف سے یہ سازش کی جا رہی ہے کہ ان مسلمانوں کے دلوں سے دین کی محبت نکالو۔ بیشک یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہیں لیکن ان کو اندر سے بالکل خالی کر دو۔

مُسلمان کو مُسلمان کب چھوڑا ہے؟

ایک پاکستانی عالم کا کسی غیر مسلم مذہبی رہنما سے مکالمہ ہوا۔ دورانِ گفتگو غیر مسلم نے بتایا کہ پاکستان میں ہمارے مذہب کی تبلیغ پر ڈر کثیر خرچ ہوتا ہے۔ اس عالم صاحب نے پوچھا، تم لوگوں نے اب تک کتنے فیصد مسلمانوں کا مذہب تبدیل کیا ہے؟ اس نے کہا بہت تھوڑوں کا۔ تو اُس عالم نے فاتحانہ انداز میں کہا، اس کا مطلب یہ کہ تمہاری تحریکیں ہمارے ملک میں ناکام ہیں۔ اس پر وہ ہنس کر کہنے لگا، مَوَلوی صاحب! یہ صحیح ہے کہ ہمیں مسلمانوں کی زیادہ تعداد کو ہم مذہب بنانے پر کامیابی حاصل نہیں ہوئی لیکن یہ بھی تو دیکھئے کہ ہم نے مسلمان کو عملی طور پر مسلمان کب چھوڑا ہے؟ کیا آپ کلین شیو اور پینٹ شرٹ میں گسے کسائے مسلمان اور یہودی میں امتیاز کر سکتے ہیں؟ آپ کے ایک ماڈرن مسلمان اور ایک نصرانی کو برابر برابر کھڑا کر دیا جائے تو کیا آپ شناخت کر لیں گے کہ ان میں مسلمان کون سا ہے؟ اس پر عالم صاحب لا جواب ہو گئے!

میٹھے میٹھے اسلام بھانیو! یہ حقیقت ہے کہ معاذ اللہ، جل مسلمانوں کی وضّ قُطع اور لباس میں سے اب اسلامی شعائر تقریباً رخصت ہو چکے سُنّوں سے بے انتہا دُوری ہو گئی، جن کا چہرہ نبی پاک، صاحبِ لُولاک، سِیّاحِ اَفلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سُنّت کے مطابق ہو شاید اب 1% فیصد بھی نہ رہے۔

شیطان کی سازش

افسوس! تقریباً 99% فیصد مسلمان آج غیر مسلموں جیسے چہرے اور لباس میں ملبوس رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی کو میری بات ناگوار گزرے اور اس وجہ سے اُسے مجھ پر غصہ بھی آرہا ہو، یاد رکھئے! یہ بھی شیطن کی ایک سازش ہے کہ جب ان مسلمانوں کو دین کی کوئی بات بتائی جائے تو غصہ آجائے تاکہ ذہن میں کوئی اچھی بات گھر ہی نہ کر سکے اور یہ اُٹھ کر چل دیں۔ شیطان شاید خوب ہنس رہا ہوگا کہ خواہ لاکھوں مسلمان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آ بھی گئے ہیں تو اس سے کیا ہوگا۔ دُنیا میں کروڑ ہا کروڑ

ایسے ہیں جو داڑھی منڈوا کر یا ایک منٹھی سے گھٹا کر دشمنانِ اسلام یہود و نصاریٰ جیسا چہرہ بنائے اور لباس اپنائے ہوئے ہیں۔ آہ! شیطان مجھ پر بھی ہنستا اور کہتا ہوگا تو چاہے کتنا ہی زور لگالے مگر اب لوگ تیری باتوں میں آنے والے نہیں، میں نے ان کا تہذیب و تمدن یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ ان کے چہرے اور لباس تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے عاشقوں جیسے نہیں بلکہ میرے متوالوں اور جہنم میں میرے ساتھ رہنے والوں جیسے ہی رہیں گے۔ میں ان کو لذاتِ نفسانی میں پھنسائے ہی رکھوں گا۔ سرورِ دیں لیجئے اپنے ناٹوانوں کی خبر (ﷺ) نفس و شیطان سپدا کب تک دباتے جائیں گے (ﷺ)

گناہوں کے آلات

سیٹھ۔ سیٹھ۔ اسلام بھائیو! پہلے پہل ریڈیو پاکستان پر 'آپ کی فرمائش' کے عنوان کے مطابق ریڈیو پر گانے سنائے جاتے تھے مگر ہر کسی کو اُسکی مرضی کے مطابق گانا سننا نہیں ملتا تھا، پھر ٹیپ ریکارڈر کا سلسلہ چلا اور ہر کوئی اپنی مرضی کے گانے سننے لگا۔ ہو سکتا کہ کوئی کہے میں تو ٹیپ ریکارڈر میں بیان اور نعتیں وغیرہ سنتا ہوں، آپ دُرست فرماتے ہیں مگر میں اکثریت کی بات کر رہا ہوں یقیناً اب ہزاروں بلکہ لاکھوں میں کوئی ایسا مسلمان ہوگا جو فقط تلاوت، نعتیں اور بیان سنتا ہوگا، اکثریت گانے ہی سننے کیلئے ٹیپ ریکارڈر لیتی ہے۔ بلکہ کئی بار سنتوں کا دُر در کھنے والے اسلامی بھائی مجھ سے دُکھ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب کبھی آپ کے بیان یا نعت شریف کا کیسیٹ چلاتے ہیں گھر والے لڑائی کرتے اور زبردستی فلمی گانوں کے کیسیٹ چلاتے ہیں ہماری تذلیل کرتے، آپ کو بھی بُرا بھلا کہتے ہیں۔ آہ!

ٹھکرائے کوئی دُر کاٹے کوئی، دیوانہ سمجھ کر مارے کوئی سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم لیجئے خبر ہوں آپ کے خدمتگاروں میں

T.V کب ایجاد ہوا ؟

لوگوں کو مزید عینا شیوں میں دھکیلنے کیلئے شیطان نے 1925ء میں T.V چلوادیا۔ شروع شروع میں یہ کفار کے پاس ہی تھا اس کے بعد مسلمانوں کے پاس آپہنچا۔ شروع شروع میں بڑے بڑے شہروں کے خاص خاص پارکوں میں لگایا جاتا تھا اور اس پر لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی، پھر آہستہ آہستہ اس نے گھروں میں گھسنا شروع کر دیا، لیکن ابھی وہ بلیک اینڈ وائٹ تھا۔ اس کے بعد شیطان نے لوگوں کو مزید تفریح کیلئے رنگین T.V ایجاد کروادیا، پھر کچھ عرصے کے بعد پاکستان پر V.C.R نامی بہت بڑی تباہ کار آفت نازل ہوئی اور لوگ ہٹپ ہٹپ کر دس دس روپے میں فلمیں دیکھنے لگے۔ انہیں دنوں اخبار میں چھپا کہ کراچی کیلئے V.C.R کے دو لاکھ لائسنس جاری کر دیئے گئے! اب جو مجرم لوگ رشوتیں دیکر اور ہٹپ ہٹپ کر کرتے تھے اُسی گناہ کو معاذ اللہ عزوجل 'قانونی تحفظ' حاصل ہو گیا! اور V.C.R گھر گھر آ گیا۔ یاد رکھئے! اگر ملکی قانون کسی گناہ کو جائز کر دے تو وہ جائز نہیں ہو جاتا۔

کب گناہوں سے گناہ میں کروں گا یا رب عزوجل نیک کب اے میرے اللہ عزوجل! بنوں گا یا رب عزوجل!

جہنم میں کودنے کی دھمکی

ایک بار کسی نوجوان نے مجھ سے کہا، میں نے باب المدینہ کراچی کے علاقے رنچھوڑ لائن میں آپ کاسٹوں بھرا بیان سن کر داڑھی مبارک کی سنت اپنے چہرے پر سجالی۔ میری ماں مجھے داڑھی نہیں رکھنے دیتی، وہ دھمکی دیتی ہے کہ اگر تم نے داڑھی نہیں کاٹی تو میں ڈرہرکھا کر مر جاؤں گی، یہ کوئی کافر ازادہ نہیں مسلمان کا لڑکا تھا اس کی مسلمان کہلوانے والی ماں اسے سنت سے روکتے ہوئے خودکشی کی دھمکتی دیتے تھی گویا کہتی تھی بیٹا! داڑھی منڈا دے ورنہ جہنم میں چھلانگ لگا دوں گی! آہ! مسلمان کہلانے والوں کی سنتوں سے اس قدر دوری! کہ الامان والحفیظ

وہ دور آیا کہ دیوانہ نبی کیلئے ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

جاہل پروفیسر

بعض لوگ کہتے ہیں T.V میں اچھی اچھی باتیں بھی آتی ہیں۔ آتی ہوں گی، مگر مجھے کہنے دیجئے کہ اس T.V نے درحقیقت خوفناک طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا ہے اور اسلامی معاشرے کو تباہی کے گہرے گڑھے میں جھونک دیا ہے۔ کہتے ہیں، P.T.V پر ایک بار ایک پروفیسر آیا تھا سوال و جواب ہو رہے تھے اس میں ایک داڑھی کا سوال آیا۔ جواباً اُس نے کہا، 'داڑھی رکھو تو بھی ٹھیک نہ رکھو تو بھی ٹھیک، داڑھی نہ رکھنا کوئی گناہ نہیں' اب تو والدین نے اپنے نوجوان بیٹوں پر اور بھی بگڑنا اور اول فلول بکنا کرنا شروع کر دیا کہ تم دعوتِ اسلامی والوں نے اپنے اوپر کیا کیا سختیاں مسلط کر لی ہیں۔ اتنا بڑا پروفیسر T.V پر آیا اس نے کہا کہ داڑھی نہ رکھنا گناہ نہیں اور تم لوگ کہتے ہو گناہ ہے۔ دین کے معاملے میں معلومات سے کورے اُس جاہل پروفیسر کے اس غیر شرعی مگر بے عمل لوگوں کے نفس کو بھانے والے جواب نے نہ جانے کتنے مسلمانوں کا ذہن خراب کر دیئے! مگر عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لبریز دل سے یہی صدا آتی ہے۔

مجھے پیارا وہ لگتا ہے، مجھے بیٹھا وہ لگتا ہے
علامہ سر پہ اور چہرے پہ جو داڑھی سجاتا ہے

نفس و شیطان کے خلاف جہاد

میٹھ میٹھ اسلام بھائیو! دیکھا آپ نے کیسی چالاکی کے ساتھ اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کیا جا رہا ہے۔ کیا ہم کچھ نہیں کر سکتے؟ کیوں نہیں کر سکتے! دل تو جلا سکتے ہیں اور اس طرح ثواب تو کماسکتے ہیں اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل نفس و شیطان کے خلاف ہماری یہ مدنی تحریک جاری رہے گی۔

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

والد کی آخری خدمت

میٹھ میٹھ اسلام بھائیو! کبھی تنہائی میں بیٹھ کر سوچئے کہ ایک وقت وہ بھی آئے گا کہ آپ کے نام کا شور پڑا ہوگا کہ فلاں کا انتقال ہو گیا، جلدی جلدی غسل کو لے آؤ! اب غسل تختہ اٹھا کر چلا آ رہا ہے، آپ پر چادر اڑھی ہوگی، سر سے ٹھوڑی تک منہ بندھا ہوگا، پاؤں کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دیئے گئے ہوں گے، غسل ہی آپ کو غسل دے گا، آپ کی اولاد آپ کو غسل نہیں دے سکے گی معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ بچوں نے ہوش سنبھالا، آپ نے ان کو اسکول کا دروازہ دکھا دیا، جب بڑا ہوا تو کالج میں داخلہ دلایا، پھر اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ بھجوا دیا، دنیاوی امتحانات کی تیاری کا خوب شوق بڑھایا لیکن دین نہ پڑھایا۔ غسل میت کیا خاک دیگا اسے تو اپنے زندہ دھوکے غسل کی سنتیں بھی نہیں معلوم! ہاں ہاں والد کی آخری خدمت یہی ہے کہ اس کا بیٹا ہی نہلائے، کفن پہنائے، نماز جنازہ پڑھائے اور اپنے ہاتھوں سے ہی دفنائے۔ ظاہر ہے اگر بیٹا غسل دے گا تو رقت کے ساتھ رو رو کر اور سنتوں کو ملحوظ رکھ کر دے گا جبکہ کرائے کا غسل ہو سکتا ہے بھوں ٹوں پانی بہا کر، کفن پہنا کر، پیسے جیب میں سرکا کر چلتا ہے۔

میت پر چیلنے چلانے کا عذاب

اب جنازہ اٹھایا جائے گا، عورتیں چیخیں گی، مرنے والے نے ان کو یہ بھی منع نہیں کیا تھا کہ چیخیں مار کر مت رونا میت پر نوحہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیث پاک میں ہے، نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر ایک گرتا قطر ان (یعنی ڈامر) کا اور ایک کجھلی کا ہوگا۔

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

بہر حال جنازہ اٹھا کر لوگ چل پڑیں گے۔ بیٹا شاید صحیح طرح سے کندھا بھی نہیں دے سکے گا کیوں کہ اس کو سیکھایا نہیں تھا، اس غریب کو کیا پتا کہ سنت کے مطابق کندھا کس طرح دیتے ہیں؟ جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ بھی سن لیجئے، سنت یہ ہے کہ پہلے میت کا سر ہانا اپنے سیدھے کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے پھر میت کے سیدھے پاؤں کی طرف سے اپنے سیدھے کندھے پر اٹھا کر دس قدم اس کے بعد میت کے سر ہانے سے اپنے اُلٹے کندھے پر لیکر دس قدم اور آثر میں میت کے اُلٹے پاؤں کی جانب کو اپنے اُلٹے کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے یوں جنازے کو چالیس قدم لے کر چلنا سنت ہے۔

جنازے کو کندھا دینے کے فضائل

حدیث پاک میں ہے جو جنازہ کو چالیس قدم لیکر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ (الطبرانی فی الاوسط حدیث ۹۲۰ ج ۳ ص ۲۶۰ دار الکتب العلمیہ بیروت) الجوہرۃ النيرة میں ہے، جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عزوجل اُس کی حتمی (یعنی مستقل) مغفرت فرما دے گا۔ (الجوہرۃ النيرة ج ۱ ص ۱۳۹)

قبر کی روشنی کا احساس نہ رہا

دُنیا میں رہنے کیلئے مکانات بہت وسیع و عریض بنائے جاتے ہیں لیکن افسوس! قبر سنت کے مطابق نہیں بناتی۔ ﴿امیر اہلسنت کا رشت انگیز مدنی وصیت نامہ کا ضرور مطالعہ فرمائیے۔ اس کے آثر میں غسل میت اور کفن دفن کے ضروری احکام درج ہیں۔﴾ گھروں کی فراخی کا تو خیال ہے لیکن قبر کی وسعت کا ہمیں کوئی احساس نہیں۔ دُنیا کے روشن مستقبل کی تو ہر ایک کو فکر ہے مگر قبر کی روشنی کا کسی کا دھیان نہیں۔ لوگ توجہ ہی نہیں دیتے حالانکہ دیکھا جائے تو قبر بھی مستقبل میں شامل ہے۔ گھر میں روشنی کا سب اہتمام رکھیں گے مگر قبر کی روشنی کی کسے فکر ہے؟ مال بڑھانے کی ہر ایک کوشش ہے مگر نیک اعمال بڑھانے کی کسی کو نہیں پڑی! جان کی سلامتی کیلئے سب فکر مند ہیں مگر ایمان کی سلامتی کا شعور بہت کم ہو گیا۔

مال سلامت ہر کوئی منگے دین سلامت کوئی ہو

شفاء خریدی نہیں جا سکتی

یاد رکھئے! دولت سے دوا تو مل سکتی ہے لیکن شفا نہیں مل سکتی، اگر دولت سے شفاء مل سکتی ہوتی تو بڑے بڑے امیر زادے ہسپتالوں میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہرگز نہ مرتے! دولت مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج نہیں، بلکہ سچ پوچھو تو دولت کی کثرت مصیبت کا پیش خیمہ ہے، ڈکیتیاں اور فائرنگ زیادہ تر مالداروں ہی کی کونٹھیوں پر ہوتی ہے۔ عموماً مالداروں ہی کے بچے اغواء ہوتے ہیں، دھاڑیں مل (بھٹے خور بد معاش) چٹھیاں بھیج کر عام طور پر سرمایہ داروں ہی سے بھاری رقمیں طلب کرتے ہیں۔ یقیناً دولت کی کثرت سے شکون قلب نہیں ملتا، بلکہ چین برباد ہوتا ہے پھر بھی حیرت ہے کہ لوگ دولت کی جستجو میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

جستجو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے ہم تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

مالداریاں اور بیماریاں

بڑے بڑے دولت مند دیکھے ہیں جو طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں، کوئی اولاد کے لئے تڑپتا ہے، کسی کی ماں بیمار ہے، کسی کا باپ مریض تو کوئی خود موزی بیماری میں گرفتار ہے۔ کتنے مالدار آپ کو ملیں گے جو ہارٹ (دل) کے مریض ہیں۔ کئی ٹیوگر کے مرض میں مبتلا ہیں جو پچارے میٹھی چیز نہیں کھا سکتے۔ طرح طرح کی کھانے کی اشیاء سامنے موجود آرب پتی سیٹھ صاحب چکھ تک نہیں سکتے۔ بے چارے فقط دولت و جائیداد کے تھوڑے سے دل بہلاتے رہتے ہوں گے۔ پھر بھی دولت کا نشہ عجیب ہے کہ اترنے کا نام ہی نہیں لیتا! یقین جانئے دھن کماتے چلے جانا صرف نادانوں کی دھن ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ آخر اتنی دولت کہاں ڈالوں گا؟ فلاں فلاں سرمایہ دار بھی تو آخر موت کے گھاٹ اتر ہی گئے! ان کی دولت انہیں کیا کام آئی! اُلٹا وارثوں میں تقسیم میں لڑائیاں ٹھن گئیں دشمنیاں ہو گئیں کورٹوں میں پہنچ گئے اور اخباروں میں چھپ گئے اور خاندانی شرافتوں کی دھجیاں بکھر گئیں۔

دولت دنیا کے پیچھے تو نہ جا

مال دنیا دو جہاں میں ہے وبال

آثرات میں مال کا ہے کام کیا!

کام آئے گا نہ پیش ذوالجلال عزوجل

میٹھ میٹھ اسلام بھائیو! شاید یہ ہمارے گناہوں ہی کی سزا ہے کہ آج کفار دنیا میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں، بے رحم کافر، مسلمانوں کے ننھے ننھے بچوں کو سنگینوں پر اچھال کر ذبح کر رہے ہیں، بے بس مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں، مسلمانوں کے گھروں اور دکانوں کو نذر آتش کیا جا رہا ہے، انسانیت کے حقوق کی خاطر مگر مجھ کے آنسو بہانے والے ہی مسلمانوں کو گھیر کر زندہ جلانے میں مصروف ہیں۔ اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہم مسلمانوں کے گناہ کو معاف کر کے ہمارے مسلمان بھائیوں کو کفار جفا کار کے ظلم و ستم سے بچالے۔

اے خاصہ خاصانِ رسل و قُتبِ دُعا ہے (ﷺ) اُمت پہ تری آ کے عجب دقت پڑا ہے

قبر کے سوال و جواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی کبھی اس طرح سوچئے کہ میرا لاشہ منوں مٹی تلے قبر میں دفن کر کے احباب چلے جائیں گے۔ یہ خوشنما گلستاں، لہلہاتی کھیتیاں، نئے ماڈل کی چمکیلی گاڑیاں، عالیشان کوٹھیاں وغیرہ کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔ دو خوفناک شکلوں والے فرشتے مُنکر نکیر قبر کی دیواریں چیرتے ہوئے تشریف لائیں گے، لمبے لمبے سیاہ بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہوں گے، آنکھیں آگ برسا رہی ہوں گی، اب امتحان شروع ہوگا، پیار سے نہیں بلکہ وہ جھڑک کر اٹھائیں گے اور انتہائی سخت لہجے میں اس طرح سوالات فرمائیں گے:-

۱ ﴿مَنْ رَبُّكَ؟﴾ یعنی تیرا رب کون ہے؟ ۲ ﴿مَا دِينُكَ؟﴾ یعنی تیرا دین کیا ہے؟ ۳ ﴿پھر ایک سو فی مؤمنی صورت دکھائی جائیگی جس پر فدا ہونے کیلئے ہر عاشق تڑپتا ہے وہ دلز باصورت دکھا کر پوچھا جائے گا، مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي حَقِّ هَذَا الرَّجُلِ؟﴾ یعنی ان کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ اے نمازیو! اے ایک مٹھی داڑھی بڑھانے والو! اے سر پر سنت کے مطابق زلفیں رکھنے والو! اے اپنے سروں پر عمامہ شریف کا تاج سجانے والو! اے سنتوں کی ترتیب کے لئے مَدَنی قافلوں میں سفر فرمانے والو! اے ہر ماہ مَدَنی انعامات کے فارم جمع کروانے والو! اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے، خدا و مصطفیٰ عَزَّ وَجَلَّ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے تمہارے جوابات یہ ہوں گے رَبِّی اللّٰهُ یعنی میرا رب اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہے۔ دِیْنِی الْاِسْلَام یعنی میرا دین اسلام ہے۔ دلز باصورت والے کی طرف اشارہ کر کے کہو گے، هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یہ تو میرے میٹھے میٹھے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جھوم جھوم کر کہہ رہے ہو گے،

سرکار ﷺ کی آمد مرحبا، دِلدار ﷺ کی آمد مرحبا

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں
ان کے پائے ناز سے میں اے فرشتو! کیوں اٹھوں مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دلزبا کے واسطے

اے صلوٰۃ و سلام پر جھومنے والو! نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن کر انگوٹھے چومنے والو! جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ دکھا کر واپس تشریف لے جانے لگیں گے تو یہ قرار ہو جاؤ گے اور عشاق کی زبان پر بے ساختہ جاری ہو جائے گا،

دل بھی پیسا نظر بھی ہے پیسا کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی ٹھہرو ٹھہرو ذرا جاں عالم! ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہر حال آخری سوال کا جواب دینے کے بعد جہنم کی کھڑکی کھلے گی اور معاف (یعنی فوراً) بند ہو جائے گی اور جنت کی کھڑکی کھلے گی اور کہا جائے گا اگر تُو نے دُرست جوابات نہ دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے خوشی بالائے خوشی ہوگی، اب جتنی کفن ہوگا، جتنی ہچھونا ہوگا، قبر تاحذ نظر وسیع ہوگی اور مزے ہی مزے ہونگے۔

قبر میں لہرائیں گے تاخیر چشمے نور کے جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی (ﷺ)

(حدائق بخشش شریف)

جوابات قبر میں ناکامی کے اسباب

خدا نخواستہ اگر نمازیں ضائع کرتے رہے، جھوٹ بولتے رہے، غیبت کرتے رہے، حرام روزی کماتے رہے، فلمیں ڈرامے دیکھتے دکھاتے اور گانے باجے سنتے سناتے رہے، مسلمانوں کا دل دکھاتے رہے، اگر رب عزوجل ناراض ہو گیا، اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم روٹھ گئے، اگر گناہوں کی ٹخوست کے باعث معاذ اللہ عزوجل ایمان برباد ہو گیا تو پھر ہر سوال پر منہ سے یہی نکلے گا، **هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لَا آذِرِي** 'ہائے افسوس! ہائے افسوس! مجھے تو کچھ نہیں معلوم' ہائے! ہائے! جب سے آنکھ کھلی T.V پر نظر تھی، جب سے کانوں نے سنا تو فلمی گانے ہی سنے مجھے کیا معلوم خدا عزوجل کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم دین کیا ہے؟ میں نے تو دین صرف اس کو سمجھا تھا کہ بس جیسے بن پڑے مال کماؤ اور بیوی بچوں کو نبھاؤ۔ اگر سنتوں بھرے اجتماع یا مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت ملی بھی تو کہہ دیا کرتا تھا کہ سارا دین کام کر کے تھک جاتے ہیں، وقت ہی نہیں ملتا۔ اسلامی بھائیو! جیتے جی تو یہ جواب چلتا رہے گا، کاروبار چمکتا رہے گا، آپ کا بینک بیلنس بڑھتا رہے گا لیکن یاد رکھئے!

سیٹھ جی جو فکر تھی اک اک کے دس دس کیجئے موت آپہنچی کہ مسٹر! جان واپس کیجئے

بہر حال جس کا ایمان برباد ہو چکا تھا اُس سے آخری سوال کر لینے کے بعد جنت کی کھڑکی کھلے گی اور فوراً بند ہو جائے گی پھر جہنم کی کھڑکی کھلے گی اور کہا جائے گا اگر تُو نے دُرست جواب دیے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنت کی کھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے حسرت بالائے حسرت ہوگی، کفن کو آگ کے کفن سے تبدیل کر دیا جائے گا، آگ کا ہچھونا قبر میں ہچھایا جائے گا، سانپ اور ہچھو لپٹ جائیں گے۔

آج چمھر کا بھی ڈنک آہ! سہا جاتا نہیں قبر میں ہچھو کے ڈنک کیسے سہے گا بھائی؟

اللہ عز وجل ایمان والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے پارہ ۲۸ سورۃ المُنْفِقُونَ کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرما رہا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ عز وجل کے ذکر سے غافل نہ کرے۔

توبہ کر لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رزقِ حلال میں بھی ایسی مصروفیت مت رکھئے جو نمازوں سے غافل کر دے اور بالخصوص حرام روزی سے توبہ کر لیجئے، سودی کاروبار چھوڑو، رشوت کالین دین ترک کر دو، T.V اور V.C.R کو اپنے گھر سے نکال دیتے۔ یاد رکھئے! مرنے کے بعد یہ نہ کہنا کہ ہمیں کوئی سمجھانے والا نہیں ملا تھا۔

طرح طرح کے گناہوں میں رہے بے رہنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ اگر گناہوں کے سبب ایمان برباد ہو گیا تو کیا کرو گے! اللہ عز وجل پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت نمبر ۵۴ میں ارشاد فرماتا ہے:-

وَأَنبِئُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلَمُوا لَهُ، مَن قَبْلُ ان يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ لَمْ يَأْتِنَصْرُونَ

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب عز وجل کی طرف رجوع لاؤ اور اُس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔

یا اَللّٰہی مِرا اِیمان سلامت رکھنا دونوں عالم میں خدا سایۂ رحمت رکھنا

ہم چھوٹے ہوتے جا رہے ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا کیا بھروسہ! آپ کی صحت لاکھ اچھی ہو مگر کیا آپ نہیں جانتے کہ بیکار لزلہ آ جاتا ہے یا بیسیں، کاریں اور ٹرینیں الٹ جاتی ہیں یا اچانک بم پھٹ جاتا ہے اور لاشوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں اور اگر فضاء میں طیارہ پھٹ جائے تو لاشوں کا معلوم بھی نہیں چلتا، عہدہ اور منصب کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ آدمی ایک جھٹکے میں مرجاتا ہے یہ انمول سانس جلدی جلدی نکل رہا ہے آپ کہتے ہیں کہ میرے بیٹے کی ۱۲ ویں سالگرہ ہے، اور اب یہ بڑا ہو گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ کا بیٹا بڑا نہیں چھوٹا ہوتا جا رہا ہے، کیوں کہ یہ رفتہ رفتہ موت کے قریب ہوتا جا رہا ہے۔ یوں اس کی وہ ہم سب کی عمریں گھٹتی جا رہی ہیں۔ گھڑی کا گزرنے والا ہر گھنٹہ ہماری عمر کے ایک گھنٹے کے کم ہو جانے کی اطلاع دیتا ہے۔

غافل تجھے گھڑیاں یہ دیتا ہے مُنادی گردُوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی

میٹھ میٹھ اسلام بھائیو! قبر کے امتحان سے گزر کر قیامت کے امتحان سے ساہو پڑنا ہے۔ افسوس! ہمارے پاس اس کی کوئی تیاری نہیں ہاں انٹرویو میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے اسکول یا کالج کے امتحان میں پاس ہونے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا جاتا ہے۔

میٹھ میٹھ اسلام بھائیو! اس مقولہ 'مَنْ جَدَّ وَجَدَ' یعنی جس نے کوشش کی اُس نے پالیا کے مصداق اگر صرف دنیاوی امتحانات کے لئے کوشش کی تو ہو سکتا ہے عارضی خوشیاں نصیب ہو بھی جائیں لیکن قیامت کے امتحان کا کیا ہوگا! کیا آپ نہیں جانتے کہ ایک دن مرنا ہے اور قبر و آخرت کے امتحانات سے گزرنا ہے وہاں کے امتحانات میں دھوکہ نہیں ہوگا۔ رشوت نہیں چلے گی۔ دوبارہ موقع بھی نہیں ملے گا۔ یہ سب جاننے کے باوجود ہماری دنیوی امتحان کی طرف تو خوب رغبت ہے مگر افسوس کہ قیامت کے امتحان سے سراسر غفلت ہے، دُنیا کے امتحان کیلئے تو ہم رات رات بھر پڑھتے ہیں نیند آئے تو غیب کُشا (Anty Sleeping) گولیاں کھا کر بھی جاگتے اور امتحان کی تیاری کرتے ہیں، مگر کیا کبھی قیامت کے امتحان کیلئے بھی کوئی رات جاگ کر عبادت میں بسر کی؟ دُنیا کے امتحان میں کامیابی کیلئے اسکول و کالج کا رخ کرتے ہیں، کیا قیامت کے امتحان میں کامیابی کیلئے بھی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتے ہیں؟ دُنیا کے امتحان کی تیاری کیلئے ٹیوٹر کی خدمات حاصل کرتے ہیں کوئی اکیڈمی یا ٹیوشن سینٹر جاکن (Join) کرتے ہیں، کیا قیامت کے امتحان کی تیاری کیلئے سنتوں بھرے مَدَنی ماحول کو اختیار کیا؟ دنیوی ترقی کے لئے اعلیٰ تعلیم (Higher Education) حاصل کرنے کیلئے دوسرے شہروں بلکہ دوسرے ملکوں تک کا سفر اختیار کرتے ہیں، کیا قیامت کی حقیقی ترقی اور اخروی امتحان کی تیاری کے لئے بھی کبھی دعوتِ اسلامی کی تربیت کے مَدَنی قافلے کے ساتھ راہِ خدا و جل میں سفر کیا؟ تو اے صرف دنیا کے امتحان کے لئے ہی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیو! آخرت کے ہونے والے اس اہل امتحان کی بھی تیاری شروع کر دیجئے کہ جس کا کامیاب جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں پائے گا مگر اس کا ناکام جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔ قیامت کے امتحان کی تیاری میں آسانی کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں لازمی شرکت کیجئے، اپنے علاقے میں رات کو مدرّسۃ المدینہ (برائے بالغان) میں قرآنِ پاک مفت سیکھے اور ہر مہینے تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ان سب مَدَنی کاموں پر استقامت پانے کیلئے ہر ماہ مَدَنی انعامات کا فارم پُر کر کے اپنے ذمہ دار کو جمع کروائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ و جل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر ماہ جمع کروانا آپ کے قیامت کے امتحان کے لئے مُدّہ و معاون ثابت ہوگا۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو دُور ہوں آفتیں قافلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! آڑ میں آپ کو دعوتِ اسلامی کی بہار کا ایک ایمان افروز واقعہ سناتا ہوں اسے سن کر اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل آپ کا دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو جائے گا۔

نوید عطاری پر کرم

ضلع جٹ المٹلی، حلقہ گلشن عطار طائی محلہ مہاجر کمپ نمبر ۷ باب المدینہ کراچی کے مقیم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ۷ سالہ اسلامی بھائی محمد نوید عطاری ولد سلطان محمد کا ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ صبح تقریباً ۸ بجے انتقال ہوا۔ تکفین کے بعد حسب وصیت مرحوم کے سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجا کر مہاجر کمپ نمبر ۸ کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جمعرات (ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ ۱۲ جولائی ۲۰۰۱ء) کو مرحوم نوید عطاری نے اپنے بھائی کے خواب میں آکر بتایا، 'تم میری قبر پر نہیں آتے، آکر دیکھو تو سہی میری قبر کا کیا حال ہو گیا ہے! جس دن خواب آیا تھا اُس دن شدید بارش ہوئی تھی پختانچہ جا کر دیکھا تو جمعرات کو ہونے والے موسلا دھار بارش کے باعث قبر چھنس گئی تھی۔ اتوار کو صبح تقریباً ساڑھے ساتھ بجے مرحوم کے تمام بھائی بشمول دعوتِ اسلامی کے آٹھ حفاظ اسلامی بھائی قبر پر آئے۔ کئی افراد کی موجودگی میں گورکن نے قبر کشائی کی تو یہ منظر دیکھ کر تمام حاضرین کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ مرحوم نوید عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی لاش بالکل خرد تازہ تھی سر پر بدستور سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجا ہوا تھا اور کفن بھی سلامت تھا۔ نیز دونوں ہاتھ نماز کی طرح بندھے ہوئے تھے۔ چار اسلامی بھائیوں نے مل کر ان کی لاش کو قبر سے باہر نکالا، ان کے جسم اور قبر سے خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں، قبر کو دُرست کر کے ان کو دوبارہ دفن کر دیا گیا۔ اللہ عزوجل نوید عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی مغفرت کرے اور ان کے صدقے ہم سب کو بخشے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَی اللہ علیہ وسلم

اللہ عزوجل کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

یہ واقعہ نیا نہیں ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ، تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی اہل حق کی سنتوں بھری عظیم الشان تحریک ہے اور دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خصوصی فضل و کرم ہے۔ یہ واقعہ ہمارے لئے نیا نہیں، اس طرح کے ایمان افروز واقعات پہلے بھی ہوتے رہے ہیں۔ آپ حضرات 'دعوتِ اسلامی کی بہاریں' قسطِ اول اور قسطِ دوم کا مطالعہ فرمائیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل عیشِ عیش کرائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا کی قسم! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول چھوڑنا نہیں چاہئے۔ شیطن آپ کو لاکھ دوسو سے ڈالے دعوتِ اسلامی کے ساتھ اپنی وفاداری قائم رکھے۔ اس کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی اطاعت کرتے ہوئے سنتوں کی دھومیں مچاتے رہئے، مدنی قافلے میں سفر فرماتے رہئے، مدنی انعامات کے کارڈ ہڈ کر کے اپنے ذمہ دار کو جمع کرواتے رہئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل قیامت کے امتحان میں کامیابی ملے گی اور دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمالِ ثل رہے ہیں رکھ لو بھرم خدا را عطارِ قادری کا

آخرت کی کرو جلد تیاریاں

موت آکر رہے گی تمہیں بے گمماں
 بے عمل غافلوا! سب سنو دھر کے کاں
 موت کا دیکھو اعلان کرتا ہوا
 کہتا ہے، جامِ ہستی کو جس نے پیا
 تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سنو!
 موت کو ہر گھڑی سر پہ جانو سنو
 جس نے دُنیا میں خوشیوں کا پایا ہے گنج
 موت کے بعد ہوگا اُسے سخت رنج
 چھوڑو عادت گناہوں کی جاؤ سدھر
 گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر
 حوصلہ رکھ کیوں گھبراتا عطار ہے
 ہر قدم پر محمد (ﷺ) مددگار ہے
 قافلے کو جو ہر وقت حیار ہے

آخرت کی کرو جلد تیاریاں
 عیش و عشرت کی اڑ جائیں گی دھجیاں
 سُوئے گورِ غریباں جنازہ چلا
 وہ بھی میرے طرح قبر میں جائے گا
 اے ضعیفو سنو! پہلوانو سنو!
 جلد توبہ کرو میری مانو سنو
 اور غفلت سے ہے ہر گھڑی نغمہ رنج
 اُس کو برزخ میں رنج اُس کو دوزخ میں رنج
 ورنہ پھنس جاؤ گے قبر میں سر بسر
 تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر
 تُو غلامِ شہنشاہِ ابرار (ﷺ) ہے
 اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل بیڑا چرا پار ہے
 مرحبا اُس پہ عطار کو پیار ہے